مفت

سلسلہ اشاعت

قرآن کریم، احادیث شریف اور
علمائے سلف کے ارشادات کی روشنی میں

رجب کی فاتحہ جائز ہے

حضرت علامہ مفتی سید

شجاعت علی قادری مدظلہ

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر کراچی ۲

سلسلہ اشاعت ۵

قرآن کریم، احادیث شریف اور علمائے سلف کے ارشادات کی روشنی میں

رجب کی فاتحہ جائز ہے

از

حضرت علامہ مفتی سید
شجاعت علی قادری مدظلہ
جسٹس شرعی عدالت پاکستان

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر کراچی ۲

پیش لفظ

جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)، اہلسنت وجماعت کی دینی تنظیم ہے جو مسلک اہلسنت وجماعت کو عوام الناس میں فروغ دینے میں سرگرم عمل ہے۔ اس سلسلے میں کئی دینی کتابیں اور لٹریچر مختلف موضوعات پر زیور طباعت سے مزین کر کے عوام الناس میں پیش کرنے کا شرف بھی اسے حاصل ہے۔

زیر نظر کتابچہ "رجب کی فاتحہ جائز ہے" اسی سلسلے کی ایک سعی ہے جو طباعت کے مراحل سے گزر کر منظر عام آیا۔ اس کتابچہ میں حضرت علامہ مفتی شجاعت علی قادری جسٹس شرعی عدالت پاکستان نے قرآن و حدیث اور سلف الصالحین کے اقوال کی روشنی میں مسئلہ کی وضاحت کی اور اسے اپنے رشحات قلم کی سحر کاریوں سے جلا بخشا جو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

امید ہے کہ قارئین کرام جمعیت کی اس پیشکش کو پسند فرمائیں گے اور مسلک اہلسنت وجماعت کو فروغ دینے میں اسکے ساتھ بھرپور تعاون فرمائینگے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب لبیب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اور طفیل جمعیت کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی
خطیب نیو میمن مسجد بولٹن مارکیٹ، کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ۲۲ رجب کو جو فاتحہ حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے ایصال ثواب کے لئے کی جاتی ہے، وہ جائز ہے یا نہیں؟

نیز اس میں مندرجہ ذیل امور کی شرعی حیثیت کیا ہے۔؟

(۱) فاتحہ کی چیز کو کورے کونڈوں میں رکھنا۔

(۲) گھر کا لیپنا پوتنا یا صاف کرنا۔

(۳) عورتوں کا غسل کرنا اور فاتحہ کی چیز پاک عورتوں ہی کو کھلانا۔

(۴) اس فاتحہ کی چیز کا گھر سے باہر نہ نکالنا۔

(۵) دیگر یہ کہ یہاں ایک رسالہ چھپا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ۲۲ رجب کو جعفر صادق نہ پیدا ہوئے اور نہ ہی اس تاریخ میں ان کا وصال ہوا تو پھر فاتحہ کیسی؟

(۶) ۲۲ رجب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی تاریخ وفات ہے اس لئے ان کے دشمنوں نے کونڈوں کی رسم ایجاد کی ہے۔

اندریں حالات ہمیں یہ فاتحہ کرنی چاہیئے یا نہیں۔؟

اصل رسالہ آپ کے پیش نظر ہے اس میں بعض بریلوی علماء کے فتوے بھی شامل ہیں۔ کیا واقعی یہ حضرات بریلوی مسلک سے متعلق ہیں۔؟

سائل حاجی ایوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الجواب ہو الموفق للصواب

صورت مسئولہ میں معلوم ہو کہ کونڈوں کی فاتحہ ہو یا کوئی اور ہر ایک کی اصل ایصال ثواب ہے جو شریعت میں موجود ہے بلکہ مخالف بھی دبی زبان میں اس کا اعتراف کرتے ہیں پس جس چیز کی اصل شرع شریف میں موجود ہے وہ بدعت قبیحہ سیئہ کیوں ہو سکتا ہے ہر وہ نیکی جس کا ثواب میت کو بھی پہنچایا جا سکتا ہے اب اگر میت گناہگار ہے تو تو یہ ثواب اس کے لئے کفارۂ سیئات ہوگا ورنہ باعث ترقی درجات، اور ایصال ثواب کرنے والا اللہ کی خوشنودی حاصل کرے گا جو یقیناً باعث حل مشکلات ہے۔

(عبادت بدنی کا ایصال ثواب)

عبادت بدنی کے ثواب پہنچانے کے متعلق قرآنِ حکیم میں ہے:

(۱) وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ۔ (پ ۲۸)

اور وہ لوگ جو انکے بعد آئے کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب مغفرت فرما ہماری اور ہمارے اُن بھائیوں کی جو ہم سے پہلے بحالت ایمان گذر چکے

معلوم ہوا کہ مومن کی شان یہ ہے کہ وہ اپنے مُردہ بھائیوں کو ایصال ثواب کرے کیونکہ دعا عبادت ہے بلکہ مغز عبادت ہے "اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ" دُعا عبادت کا مغز ہے۔

(۲) ایصال ثواب معصوم نبی کرتے چلے آئے چنانچہ ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا:

رَبِّ اغفرلی ولوالدی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب (القرآن)

اے اللہ مغفرت فرما میری میرے والدین کی اور سب مؤمنین کی جس دن حساب ہو۔

(۳) ایصال ثواب معصوم فرشتے کرتے ہیں قرآن حکیم میں ہے۔

ویستغفرون للذین اٰمنوا (قرآن)

اور وہ فرشتے مغفرت طلب کرتے ہیں ایمان والوں کیلئے۔

(۴) ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ جب تک میرے والدین زندہ تھے میں انکے ساتھ نیک سلوک کرتا تھا اب ان کا وصال ہو چکا ہے تو میں ان کے ساتھ کیا نیکی کروں آپ نے فرمایا کہ

ان من البر ان تصلی لھما مع صلواتك وان تصوم لھما مع صیامك۔ (طبرانی دارقطنی)

بیشک نیکی یہ کہ تم انکے لئے اپنی نماز کے ساتھ نماز پڑھو اور روزوں کے ساتھ روزہ رکھو!

(۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ ایک عورت آئی اور ان سے عرض کی کہ میری ماں مرگئی ہے اس پر ایک ماہ کے روزے تھے تو کیا میں اسکی طرف سے روزے رکھوں تو آپ نے فرمایا۔

صُومی عنہا قالت انہا لم تحج قط اُفاحج عنہا؟ قال حجی عنہا

(مسلم شریف) (ابو داؤد شریف)

تو اسکی طرف سے روزہ رکھو اس عورت نے عرض کی اسنے تو کبھی حج بھی نہ کیا تھا آپ نے فرمایا کہ تو اس کی طرف سے حج کر۔

(٦) حدیث شریف میں ہے کہ میت قبر میں ڈوبتے ہوئے انسان کی طرح ہے جو مدد کا طلب گار ہوتا اور مدد کا منتظر تو اگر میت کو اس کے باپ، ماں بھائی یا دوست کی طرف سے کچھ دُعا مل جاتی ہے تو وہ اس کے نزدیک دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتا ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ اہل دُنیا کی دُعاؤں سے قبر والوں کو پہاڑوں کی برابر ثواب دیتا ہے اور بیشک زندوں کا تحفہ مردوں کے لئے استغفار ہے۔

(مشکوٰۃ شریف)

یہ تھیں چند آیات و احادیث جو بدنی عبادت کے ایصال ثواب کے ثبوت میں سینکڑوں میں سے منتخب کی گئی ہیں۔

(مالی عبادت کا ایصال ثواب)

فاتحہ بدنی اور مالی عبادات کا مجموعہ ہے بدنی کا ثبوت گذر چکا اب مالی کا حال سُنئے۔

(١) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اگر میں اپنی ماں کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کو نفع دیگا؟ آپ نے فرمایا:

نعم! فقال سعد حائطہ کذا وکذا صدقتہ عنہا۔

ہاں۔ تو سعد نے کہا کہ فلاں فلاں باغ ان کی طرف سے صدقہ ہیں۔

بخاری۔ نسائی۔ موطا مالک۔

(٢) خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مالی عبادت کا ایصال ثواب کیا ایک مینڈھا ذبح کرکے فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّتِہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(مسلم) (ابو داؤد)

اے اللہ اسے قبول فرما محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کی آل اور ان کی اُمت کی طرف سے

بزرگان دین کے نام کا جانور ذبح کرنے سے منع کرنے والوں کے لئے بڑی مشکل کا مقام ہے۔ طبرانی میں ہے:۔

(٣) یَا صاحب القبر العمیق ھٰذا ھدیۃ اھداھا الیک اھلک فیدخل علیہ فیفرح بہا ویستبشر

اے گہری قبر والے یہ تحفہ جو تیرے گھر والوں نے تیری طرف بھیجا ہے تو ثواب اس کے پاس پہنچیگا

يحزن جيرانه الذين لم	اور وہ اس سے خوش ہوگا
تهدى اليهم بشيء	اور اس کے پڑوسی غمگین ہونگے
(احیاء العلوم) (طبرانی)	جن کو ایصال ثواب نہیں کیا گیا۔
(۴) ان الانسان له ان يجعل ثواب عمله	بیشک انسان کو حق ہے کہ وہ اپنے عمل
لغيره صلوٰة او صوما وغيرهما عند	کا ثواب غیر کے لئے کردے چاہے وہ عمل نماز
اهل السنة والجماعة (ہدایہ)	روزہ ہو یا اس کا غیر اہلسنت و جماعت کے نزدیک۔

تفسیر خازن میں ہے

(۵) ان الصدقة عن الميت	بیشک صدقہ میت کو نفع دیتا
لتنفع الميت ويصله ثوابه وهو اجماع	ہے اور اس کا ثواب میت
العلماء۔ تفسیر خازن صفحہ ۱۹۹ جلد ۴	کو پہنچتا ہے اور تمام علماء کا اجماعی مسئلہ ہے۔

(حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا فتویٰ)

وشیر برنج بنا بر فاتحہ بزرگے بقصد ایصال ثواب بروح ایشاں پزند و بخورانند مضائقہ نیست جائز است اگر فاتحہ بنام بزرگے دادہ شود اغنیاء را ہم خوردن جائز است۔	کسی بزرگ کی فاتحہ اور ایصال ثواب کے لئے جو کھیر پکاتے ہیں نیز لوگوں کو کھلاتے ہیں جائز ہے اگر کسی بزرگ کی فاتحہ دلاکر مالداروں کو بھی کھلائیں تو جائز ہے۔

زبدۃ النصائح صفحہ ۱۳۲

(حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا دوسرا فتویٰ)

حضرت شاہ صاحب اپنی کتاب انتباہ فی سلاسل الاولیاء میں ختم خواجگان چشت کا طریقہ لکھ کر فرماتے ہیں کہ بزرگان چشت کی فاتحہ دلاکر اور شیرینی تقسیم کرکے۔

وحاجت از خدائے تعالیٰ سوال نمائید ہمیں طور ہر روز بخوانند باشند ان شاء اللہ تعالیٰ در ایام معدود مقصد بحصول انجامد۔	اور خدا سے حاجت کے پورا ہونے کی دعا کریں اور ہر روز اس طرح پڑھیں ان شاء اللہ تعالیٰ چند روز میں مقصود حاصل ہوجائے گا۔

انتباہ صفحہ ۱۰۰ اسی طرح رجب شریف میں جو بزرگان دین کی فاتحہ ہوتی ہے اسکے وسیلہ جلیلہ سے مقصود کا حاصل ہونا متوقع ہے اور ایسا کرنا شرعاً جائز ہے۔

(شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا فتویٰ)

شاہ صاحب فرماتے ہیں:۔

ہاں۔ زیارت اور نیک لوگوں کی قبور سے برکت حاصل کرنا اور ان کی ایصال ثواب سے مدد کرنا، قرآن کی تلاوت کرنا، دعائے خیر کرنا، کھانا اور شیرینی تقسیم کرنا امر مستحسن اور بہت اچھا ہے۔

اور اس پر علمائے اُمّت کا اجماع ہے۔ (فتاویٰ عزیزی)

لیجئے یہ تو وہابیت کے لئے ایٹم بم ہے۔

(مولوی اسماعیل دہلوی کا فتویٰ)

اسماعیل دہلوی نے لکھا (جو غیر مقلدوں اور دیو بندیوں دونوں کے مشترکہ امام ہیں) تو ہر عبادت جو مسلمان ادا کرے اس کا ثواب کسی بھی مردہ کو پہنچ سکتا ہے اور پہنچانے کا طریقہ خدا کی بارگاہ میں دعا ہے۔ یہ چیز بہت بہتر اور اچھی ہے اور ان رسموں کے جواز میں فاتحہ، عرس، نذر و نیاز میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔

(صراط مستقیم ص ۵۵)

(مولوی اشرف علی کا فتویٰ)

سوال:۔ ایصال ثواب کی نسبت بعض وقت خدشہ گذرتا ہے کہ اگر عمل کا ثواب میت کی روح کو بخشدیا جائے تو بخشنے والے کے لئے کیا نفع ہوا؟

جواب:۔ شرح الصدور میں طبرانی کی حدیث بروایت ابو عمرو ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم صدقہ کرو تو اسکا ثواب اپنے والدین کیلئے کردو کیونکہ انکو اجر ملیگا اور تمہارا اجر کم نہ ہوگا۔

(امداد الفتاویٰ ج ۵ ص ۳۹۹)

(مولوی قاسم نانوتوی کا فتویٰ)

حضرت جنید کے کسی مُرید کا واقعہ لکھا ہے کہ اس نے اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھا تو حضرت نے کچھ مرتبہ کلمہ پڑھا تھا اس کا ثواب اسکی ماں کو بخشدیا پھر مکاشفہ سے پتہ چلا کہ اس ایصال ثواب کی برکت سے اس عورت کو جہنم سے نکالا گیا۔ (تحذیر الناس)

(کونڈوں پر فاتحہ)

سائل نے مجھکو ایک رسالہ دکھایا جو بالکل بے سروپا تھا اس میں خوامخواہ صفحات بھرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تو اسکے متعلق گذارش ہے کہ اصل مسئلہ سے اس کا کچھ تعلق نہیں رہا غلط رسموں کا معاملہ تو ہمارے علماء ہر خلاف شرع چیز کی تقریرًا و تحریرًا مخالفت کرتے چلے آئے ہیں۔

(صدر الشریعہ علامہ مولانا امجد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ)

ماہ رجب میں بعض جگہ سورۂ ملک چالیس مرتبہ پڑھ کر روٹیوں یا چھوہاروں پر دم کرتے ہیں اور ثواب مُردوں کو پہنچاتے ہیں یہ بھی جائز ہے۔ اسی ماہِ رجب میں حضرت جلال بخاری علیہ الرحمۃ کے کونڈے ہوتے ہیں کہ چاول یا کھیر پکوا کر کونڈوں میں بھرتے

ہیں اور فاتحہ دلا کر لوگوں کو کھلاتے ہیں۔ یہ بھی جائز ہے۔ ہاں۔
ایک بات مذموم ہے وہ یہ کہ جہاں کونڈے بھرے جاتے ہیں وہیں
کھلاتے ہیں وہاں سے ہٹنے نہیں دیتے یہ ایک لغو حرکت ہے، مگر یہ
جاہلوں کا طریق عمل ہے پڑھے لکھے لوگوں میں یہ پابندی نہیں
اسی طرح ماہ رجب میں بعض جگہ حضرت سیدنا امام جعفر
صادق رضی اللہ عنہ کو ایصال ثواب کے لئے پوریوں کے
کونڈے بھرے جاتے ہیں یہ بھی جائز ہے مگر اس میں بھی اسی جگہ
کھانے کی بعضوں نے پابندی کر رکھی ہے یہ بے جا پابندی ہے
اس کونڈے کے متعلق ایک کتاب بھی ہے جسکا نام داستان
عجیب ہے اس موقع پر بعض لوگ اس کو پڑھواتے ہیں
اس میں جو کچھ لکھا ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں وہ نہ پڑھی
جائے فاتحہ دلا کر ایصال ثواب کریں۔

(بہار شریعت ص ۲۴۴ ج ۱۶)

مگر ہمارا اور منکرین فاتحہ و درود کا طریقہ جدا ہے یہ لوگ برائی
ختم کرنے کی کوشش نہیں کرتے اچھائی سے منع کرتے ہیں۔ اور
مناع للخیر مقصد قسم کی فہرست میں اپنا نام درج کراتے
ہیں حالانکہ معقول بات تو یہ ہے کہ اگر بزرگان دین کے فاتحہ

میں یا کسی نیک کام میں بعض لوگ غلط روبہ اختیار کرتے ہیں
تو اس غلطی کا ازالہ کیا جائے نہ کہ اصل خیر کا مذاق
اڑایا جائے اور مسلمانوں کی نیتوں پر حملہ کر کے اور افترا پردازی
کر کے جہنم کی راہ لی جائے جیسا کہ آجکل کے وہابی ناصبیوں
نے طریقہ اختیار کیا ہے۔ رجب کی فاتحہ شریف کے بارے
میں صدر الشریعہ کا فتویٰ ملاحظہ ہو ہم اسی پر عمل کرتے ہیں
اور سب سنی بھائیوں کو اس پر عمل کرنا چاہیئے۔

(جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت و شہادت کی تاریخ)

حضرت کا نام جعفر (لقب صادق) تھا آپ کی تاریخ ولادت
و شہادت میں اختلاف ہے جیسا کہ عام طور پر تاریخی معاملوں
میں ہوتا ہے لیکن اکثر مورخین کا بیان ہے کہ آپ ۱۷ ر
ربیع الاول ۸۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۵ ر رجب ۱۴۸ھ
میں منصور کی زہر خورانی کی وجہ سے شہید ہوئے بہر نوع
تاریخ وفات میں اختلاف سے فاتحہ میں کچھ فرق نہیں پڑتا۔
لطیفہ ۱:- دشمنانِ فاتحہ و نیاز شاید عقل سے بھی
ہاتھ دھو بیٹھے ہیں کہ جب ہم کسی بزرگ کی فاتحہ خاص ان کے

یوم وصال پر کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اس دن فاتحہ نہ کرو کسی
اور دن کرلو اور جب کہ جعفر صادق کی فاتحہ کا موقع ہے
تو کہتے ہیں کہ یہ ان کی تاریخ وفات نہیں اس دن فاتحہ
کیوں دلاتے ہو۔ اس سے ہر عقلمند آدمی سمجھ سکتا ہے کہ یہ
بیچارے ہر چیز کی "حقیقت" بیان کرنے والے کس طرح
"مجاز" کی بھول بھلیوں میں عوام کو گھیر کر گمراہ کرنے کی
فکر میں ہیں۔

لطیفہ :۔

اول تو یہی بات کچھ معتبر نہیں کہ حضرت معاویہ کی وفات
۲۲ ر رجب کو ہوئی کیونکہ اسی کتاب میں جس کا حوالہ رسالہ
میں ہے لکھا ہے کہ آپ کی وفات رجب کی ابتدائی تاریخوں
ہیں یا ۱۵ ر رجب ۶۰ھ میں ہوئی اب اس کو تاریخ سے
جہالت یا تاریخ میں خیانت جو چاہے کہہ لیجئے۔ بہرحال
لطیفہ یہ ہے کہ اگر ہم مان لیں کہ حضرت معاویہ کی وفات
۲۲ ر رجب کو ہی ہے تو اب ہمیں چاہیئے کہ جعفر صادق کے
ساتھ ہی جناب معاویہ کی فاتحہ بھی دلادی جائے اگرچہ
ہم ہر فاتحہ پر سب بزرگوں کی فاتحہ دلاتے ہیں لیکن اس میں

صراحت کر دی جائے اسکے مجھ کو چند فوائد نظر آتے ہیں۔

(۱) جب جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا نام لیا جائے گا تو دشمنان
اہل بیعت وہابی ناصبی جلیں گے۔

(۲) اور جب معاویہ کا نام آئے گا تو دشمنان صحابہ کے لئے
پیغام اجل ہوگا۔

(۳) اہل سنت جماعت کے عقیدے کا اظہار ہو کہ بحمد اللہ
ایک ہاتھ میں دامن اہلِ بیت اور دوسرے ہاتھ میں
دامن صحابہ۔

تنبیہ :۔ رسالہ میں جو لوگ بریلوی ظاہر کئے گئے ہیں ان کا
مسلک اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے نہیں یہ بھی ایک
دھوکہ دہی ہے کہ بریلی کے وہابیوں کو لکھ کر دھوکہ دیا جارہا ہے
کہ یہ سنی تھے۔ واللہ اعلم۔

خدا ہم سب کو ایسے دھوکہ بازوں سے محفوظ رکھے اور
بزرگان دین سے ہماری عقیدتوں کو وابستہ رکھے۔ آمین۔

کتبہ العبد الضعیف :

ابن مسعود سید شجاعت علی قادری مفتی دارالعلوم امجدیہ
عالمگیر روڈ کراچی

دستخط حضرات علمائے اہلسنت وجماعت

(۱) صحّ الجواب وباللّٰہ التوفیق۔ ایصال ثواب جس طرح بھی ہو مستحب وموجب ثواب ہے غیر متعلق کو حتی الوسع دور کریں واللّٰہ تعالیٰ اعلم۔ الفقیر عبد المصطفیٰ الازہری غفرلہ
شیخ الحدیث دار العلوم امجدیہ

(۲) الجواب صحیح۔ محمد مصلح الدین صدیقی۔ مدرس دار العلوم امجدیہ۔

(۳) محمد انوار المصطفیٰ غفرلہ مدرس دار العلوم امجدیہ

(۴) صحّ الجواب:۔ قمر الدین مدرس دار العلوم امجدیہ

(۵) صحّ الجواب:۔ قاضی عبد الرحمٰن مدرس دار العلوم امجدیہ

(۶) صحّ الجواب:۔ فقیر سید سعادت علی القادری۔
ناظم اعلیٰ مرکزی جماعت اہل سنت۔

(۷) صحّ الجواب:۔ جمیل احمد نعیمی
خطیب سبز مسجد صرافہ بازار

٨٦
٩٢

یا اللّٰہ جل جلالہ — یا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

کونڈے جائز ہیں

ماہ رجب میں مسلمان حضرت امام جعفر صادق رضی اللّٰہ عنہ کے ایصال ثواب کے لئے کھیر پوری (کونڈے) کرتے ہیں یہ بالکل جائز ہیں۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ ایصال ثواب جائز ہے اور ہر جائز طریقے پر کیا جا سکتا ہے خواہ بدنی عبادت یا مالی۔ مالی طریقے پر ایصال ثواب کیلئے کھانا کھلائیں یا روٹی، پانی پلائیں یا شربت، کنواں کھدوائیں یا نل لگوائیں۔ سب طریقے جائز ہیں، اس طرح کونڈے (کھیر پوری) بھی جائز ہیں۔

جو لوگ کونڈے کو صرف اس وجہ سے بدعت اور ناجائز کہتے ہیں کہ یہ رسول اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے دور میں موجود نہ تھے۔ مسلمانوں پر بڑا ظلم کرتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ کسی چیز کو ناجائز کہنے کے لئے اتنی بات کافی نہیں کہ یہ اس دور میں نہ تھے بلکہ قرآن و حدیث سے خاص اس چیز کے بارے میں ممانعت ثابت کرنی ہوگی۔ جس چیز کے بارے میں شریعت نے کچھ نہ کہا وہ شرعاً مباح (جائز) ہے اور اگر مسلمان اسے اچھا خیال کریں تو وہ اچھی ہے۔

حدیث:۔ حضرت ابن مسعود رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں جو کام مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللّٰہ کے نزدیک بھی اچھا ہے (حوالہ مرقاۃ باب الاعتصام)

حدیث:۔ نیز حضور اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کوئی اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے گا اس کو اس کا ثواب ملے گا۔ اور ان لوگوں کا بھی، جو اس پر عمل کریں گے اور ان کے ثواب میں کوئی کمی بھی نہ ہوگی (حوالہ مشکوۃ باب العلم)

پس فیصلہ ہو گیا کہ قیامت تک اسلام میں اچھے اچھے طریقے رائج کرنے کی بالکل اجازت ہے۔ بعض مثالیں پیش خدمت ہیں۔ یہ چیزیں دور رسالت وغیرہ میں نہ تھیں بعد میں مسلمانوں میں رائج ہوئیں۔ لیکن اگر ان کو چھوڑ دیا جائے تو دین کا نظام درہم برہم ہو جائیگا۔

(۱) قرآن کے تیس پارے بنانا۔ اعراب یعنی زیر زبر اور پیش وغیرہ لگانا۔ یہ کام سب سے پہلے حجاج بن یوسف نے کروایا
(۲) احادیث کتابی صورت میں جمع کر کے چھاپنا ان کی سندیں اقسام جیسے صحیح، حسن، ضعیف وغیرہ بنانا
(۳) علم کلام اور فقہ (۴) شریعت اور طریقت کے چاروں سلسلے (۵) مساجد میں امام صاحب کے کھڑے ہونے کیلئے محراب بنانا وغیرہ وغیرہ۔

یہ چیزیں حضور اور صحابہ کے دور میں نہ تھیں لیکن جائز ہیں تو پھر کونڈے (کھیر پوری) کیوں ناجائز؟ **یہ بالکل جائز ہیں۔**

کہا جاتا ہے کہ ۲۲ رجب حضرت امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ کا یوم وصال ہے اگر ایسا ہے تو "ایک پنتھ دو کاج" امام جعفر صادق رضی اللّٰہ عنہ کے ساتھ پیارے آقا کے کاتب وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ کا نام بھی ضرور ایصال ثواب میں شامل کر لینا چاہیئے۔

ناشر:۔ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان نور مسجد میٹھادر کراچی نمبر ۱

اپنے گھروں کو گمراہی سے بچائیے

محترم قارئین کرام! اکثر آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہمارے گھروں میں عورتیں مختلف موقعوں پر مختلف چھوٹی چھوٹی کتابیں اور چھوٹے رسالے پڑھتی ہیں، مثلاً ایک بی بی کی کہانی، دس بیبیوں کی کہانی، سیدہ کی کہانی، ایک معجزہ، دو، چار یا دس معجزے، امام جعفر صادق کی کہانی، کونڈے کی کہانی اور نورنامہ وغیرہ وغیرہ۔

ان میں بعض کتابیں تو صحیح نہیں اور بعض کی کوئی حقیقت ہی نہیں بلکہ حقیقت سے کوسوں دور ہیں۔ اور یہ سب غلط کتابیں ہمارے معاشرے میں گمراہی پھیلا رہی ہیں ان کی اشاعت یا تو چند تجارتی ادارے محض چند ٹکے کمانے کی خاطر کر رہے ہیں یا بدعقیدہ لوگوں کی طرف سے شائع ہو کر عوام الناس میں گمراہی پھیلانے کی مذموم سعی کی جا رہی ہے۔ لہٰذا ہمیں ان غلط، بے حقیقت اور گمراہ کتابوں سے اپنے گھروں کو بچانا چاہیئے اور ان کی روک تھام کے لیئے ان تمام کتابوں اور غلط لٹریچرز کو سمندر برد کر دینا چاہیئے تاکہ معاشرے میں اس گمراہی کا خاتمہ ہو سکے۔

اُمید ہے کہ ہمارے قارئین کرام ہماری اس نیک سعی میں ہمارے ساتھ بھرپور تعاون فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ شکریہ